۴۱۔قال رسول اللہ ﷺ: اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ

رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا کہ مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہے

۱۔اللہ پاک کی نعمتوں میں سے ایک نعمت زبان بھی ہے، ہمیں چاہئے کہ اس نعمت پر شکر ادا کرتے ہوئے اچّھے کام کریں اور بُرے کاموں سے بچیں۔

۲۔اس حدیث پاک میں صرف زبان اور ہاتھ سے ایذا رسانی کا ذکر اسلئے فرمایا گیا کہ بیشتر ایذاؤں کا تعلق ان ہی دو سے ہوتا ہے، ورنہ مقصد اور مطلب صرف یہ ہے کہ مسلمان کی شان یہ ہے کہ لوگوں کو اس سے کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچے۔

۳۔کامل مسلمان وہ ہے جس کی زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں یعنی نہ وہ انہیں گالیاں دے، نہ ان پر لعنت بھیجے، نہ ان کی غیبت کرے اور نہ ہی ان کے مابین کسی قسم کا شر وفساد پیدا کرنے کی کوشش کرے اور اسی طرح وہ اس کے

ہاتھ سے بھی محفوظ رہیں بایں طور کہ وہ ان پر کوئی ظلم نہ کرے، ناحق اُن سے ان کے مال نہ لے اور اس طرح کی کوئی بھی زیادتی ان کے ساتھ نہ کرے۔ اور حقیقی مہاجر وہ شخص ہے جو اللہ تعالی کی حرام کردہ **امور** کو چھوڑ دے۔

۴۔ چونکہ مسلمانوں کا زیادہ تر واسطہ مسلمانوں ہی سے پڑتا ہے اس وجہ اکثریت کے اعتبار حدیث پاک میں صرف مسلمانوں کا آگیا یا مسلمانوں کی قید ان کی عظمت شان کے اعتبار سے ہے، کفار محاربین کے علاوہ کسی کو بھی نقصان پہنچانا صحیح نہیں ہے۔

۵۔ ابن ضباب کی اسی حدیث کی روایت میں "من سلم المسلمون" کے بجائے "من سلم الناس من لسانہ ویدہ" وارد ہوا ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک مسلمان کو تمام بنی نوع انسان کے لئے پُر امن اور بے آزاد ہونا چاہیے۔

۶۔ "لسان" کو "ید" پر مقدم اس لئے کیا گیا کیونکہ زبان سے تکلیف عام ہے، زبان سے حاجر اور غیر حاضر سب کو نشانہ بنایا جا سکتا ہے، بخلاف ہاتھ کے وہ ایسا نہیں۔

۷۔ لیکن واضح رہے کہ اس حدیث پاک میں جس ایذا رسانی کو منافی اسلام بتایا گیا ہے، وہ وہ ہے جو بغیر کسی صحیح وجہ اور معقول سبب کے ہو، ورنہ بشرطِ قدرت مجرموں کو سزا دینا، اور ظالموں کی زیادتیوں اور مفسدوں کی فساد انگیزیوں کو بزور دفع کرنا تو مسلمانوں کا فرضِ منصبی ہے، اگر ایسا نہ کیا جائے، تو دنیا امن وراحت سے محروم ہو جائے۔

خلاصہ یہ ہے چونکہ اسلام کی تعلیمات ایسی ہیں جن پر ہم عمل کر کے اور اپنی تزکیہ نفس کر کے نفسِ مطمئنہ حاصل کر سکتے ہیں۔ تو مسلمان اللہ تعالیٰ کی ساری نعمتوں یعنی ہاتھ، زبان، پاؤں بلکہ ہر اعضاء سے کسی کو تکلیف دینے کا سوچ ہی نہیں سکتا بلکہ اس سے دوسروں کو راحت پہنچاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین ثم آمین